75007 - جن كپڑوں كے متعلق علم نہ ہو آيا يہ حلال ميں استعمال ہونگے يا حرام ميں ان كے فروخت كرنے كا حكم

سوال

ميں ليڈيز اور جينٹس ريڈی ميڈگارمنٹس كی كئی ايك دوكانوں كا مالك ہوں جو مختلف ماركيٹوں ميں واقع ہيں، ميں نے ان حالات كا مطالعہ كيا ہے جن ميں ليڈيز گارمنٹس فروخت كرنا حلال ہيں، اور جب تاجر كو يہ علم ہو جائے كہ يہ لباس خريدنے والا انہيں اللہ تعالى كے حرام كردہ كام ميں استعمال كريگا تو اسے يہ لباس فروخت كرنا جائز نہيں، ليكن تاجر يا ملازم كو يہ علم كيسے ہو گا كہ خريدار اسے اللہ تعالى كے حرام كردہ كام ميں استعمال كريگا، وہ اس طرح كہ فروخت كرنے والا ايسی حالت ميں ہو كہ اسے يہ علم نہ ہو كہ وہ ايسے كام ميں استعمال كريگا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ليڈيز لباس فروخت كرنے والے تاجر حضرات اپنی دوكانوں ميں تين حالات سے خالی نہيں ہو سكتے:

پہلی حالت:

فروخت كرنے والے كے علم ميں ہو يا اس كا غالب گمان ہو كہ يہ اس لباس كا استعمال مباح اور جائز ہوگا، اور اسے كسی حرام كام ميں استعمال نہيں كيا جائيگا، تو وہ يہ لباس فروخت كردے تو اس ميں كوئی حرج نہيں.

دوسری حالت:

فروخت كرنے والے كو علم ہو يا پھر اس كا غالب گمان ہو كہ يہ لباس اور كپڑے حرام كام ميں استعمال ہونگے، يعنی عورت اسے پہن كر غير محرم مردوں كے سامنے اظہار زينت كريگی، تو اس لباس اور كپڑے كا فروخت كرنا حرام ہوگا.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم گناہ اور برائی اور ظلم و زيادتی كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المآئدۃ (2).

فروخت کرنے والا تاجر لباس اور کپڑے کی نوعیت اور اس لباس کو خریدنے والی عورت کے حال سے یہ معلوم کر سکتا ہے کہ اس کا استعمال کیسا ہوگا.

تو بعض لباس اور کپڑے ایسے ہیں جنہیں دیکھ کی عادتا یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ عورت چاہے جتنی بھی بےپرد ہو وہ یہ لباس اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کے سامنے نہیں پہن سکتی، اور اسے پہن کر غیر محرم اور اجنبی مرد کے سامنے عورت کے لیے نکلنا ممکن ہی نہیں.

اور کچھ ایسے کپڑے اور لباس ہیں جن کے متعلق فروخت کرنے والے کا غالب گمان ۔ اور بعض اوقات یقین ہوتا ہے ۔ ہوتا ہے کہ اسے خریدنے والی عورت اسے حرام کام میں استعمال کریگی.

تو فروخت کرنے والے کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ خریدنے والی عورت کی حالت دیکھ کر جو اسے علم ہو یا اس کے غالب گمان میں آئے اس پر عمل کرے.

اور بعض اوقات لباس اور کپڑے کا استعمال مباح اور جائز یا پھر حرام استعمال بھی ہو سکتا ہے، لیکن عورتوں کے لیے پردے کا التزام، یا پھر حکومت کا انہیں سختی سے پردہ کروانا اس لباس کے حرام استعمال سے روک سکتا ہے، تو اس حالت میں یہ لباس فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا.

تیسری حالت:

فروخت کرنے والے کو شك اور تردد ہو کہ آیا یہ لباس اور کپڑا مباح کام میں استعمال ہوگا یا حرام کام میں ؟ اس لیے وہ لباس اور کپڑا دونوں طرح استعمال ہو سکتا ہے، اور ان میں سے کسی ایك کو راجح کرنے میں کوئی قرینہ بھی نہ پایا جاتا ہو، تو اس حالت میں وہ لباس اور کپڑا فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں.

کیونکہ اصل میں بیع مباح ہے اور حرام نہیں، اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے خرید و فروخت حلال کی ہے البقرۃ (275).

اس لیے یہ لباس اور کپڑا خریدنے والے کو چاہیے کہ وہاں استعمال کرے جہاں اللہ تعالی نے حلال کیا ہے، اور اسے حرام طریقہ سے استعمال کرنا جائز نہیں.

مندرجہ بالا سطور کی تائید میں ذیل میں چند ایك علماء کرام کے فتاوی جات پیش کیے جاتے ہیں:

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

عورتوں کی زیبائش والی اشیاء کی تجارت کرنے کا حکم کیا ہے، اور اسے ایسی عورت کو فروخت کرنے کا حکم کیا ہوگا جس کی حالت سے فروخت کرنے والے کو یہ معلوم ہے کہ یہ اسے استعمال کر کے بےپرد ہو کر غیر محرم مردوں کے سامنے سڑکوں پر گھومےگی، جیسا کہ اس کی حالت سامنے نظر آ رہی ہو، اور جس طرح کہ بعض علاقوں میں یہ بیماری اور مصبت عام ہو چکی ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تاجر کو یہ علم ہو جائے کہ اس کا خریدار اسے اللہ تعالی کے حرام کردہ کام میں استعمال کریگا تو اسے فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں گناہ اور برائی اور ظلم و زیادتی پر تعاون ہوتا ہے.

لیکن اگر تاجر کو علم ہو جائے کہ خریدنے والی عورت اس کے ساتھ اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگھار کریگی، یا پھر اسے کچھ علم نہ ہو سکے تو پھر اس کی تجارت کرنا جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 67).

فتوی کمیٹی کے علماء سے یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

عورتوں کے مخصوص میك اپ کا سامان اور زیبائش کی اشیاء فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

یہ علم میں رہے کہ اسے استعمال کرنے والی اکثر عورتیں بےپرد اور فاجر اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان قسم کی عورتیں ہوتی ہیں جو ان اشیاء کو اپنی خاوندوں کے علاوہ کسی اور کے سامنے زیبائش اختیار کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ بالکل ایسے ہی ہو جیسا سوال میں بیان ہوا ہے اور جب ان کی حالت سے یہ معلوم ہوتا ہو تو پھر ان کو یہ اشیاء فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں معاونت ہوگی اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تم گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو المآئدة (2). انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية ولافتاء (13 / 105).

اور کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

مختلف قسم کی تنگ اور چست لیڈیز پتلون جسے جینز، اور اسٹرٹش وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

اور اسی طرح پورا سیٹ جو شرٹ اور پتلون اور اونچی ایڑی والے جوتے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

اور اسی طرح بالوں کو رنگنے کے لیے مختلف قسم کے رنگ اور کریم خاص کر عورتوں کے لیے مخصوص کی فروخت کا حکم بھی بتائیں ؟

شفاف قسم کا لیڈیز کپڑا یا جسے شیفون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اسی طرح آدھے بازو والی فراق اور اس سے بھی چھوٹے بازو یا بغیر بازو اور چھوٹے لیڈیز غرارے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

ہر وہ چیز جو حرام طریقہ پر استعمال کی جاتی ہو، یا غالب گمان ہو کہ یہ حرام میں استعمال ہوگا؛ تو اسے تیار کرنا اور باہر سے منگوانا اور اسے فروخت کرنا، اور مسلمانوں میں اس کی ترویج کرنا حرام ہے.

آج بہت سی عورتیں اس میں پڑ چکی ہیں، اللہ تعالی انہیں صحیح راہ کی طرف ہدایت دے، وہ شفاف اور باریك اور تنگ اور چست اور چھوٹا لباس پہنتی ہیں، اور اس سب کی بنا پر پرفتن جگہیں اور جسم کے اعضاء اور زیبائش والی جگہ اور عورت کے اعضاء بناوٹ غیر محرم مردوں کے سامنے عیاں ہوتی ہے.

شیخ الاسلام بان تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

" ہر وہ لباس جس کے متعلق غالب گمان ہو کہ اسے پہن کر معصیت میں تعاون لیا جائیگا؛ تو جو شخص اس سے معصیت و نافرمانی اور ظلم میں مدد اور معاونت حاصل کرے اس کے لیے اسے فروخت کرنا اور اسے سلائی کر کے دینا جائز نہیں.

اسی لیے جس کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ اس کے ساتھ شراب نوشی کریگا اسے روٹی اور گوشت فروخت کرنا مکروہ سمجھا ہے، اور جس کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ یہ خوشبوجات شراب نوشی اور فحاشی میں استعمال کریگا تو اسے یہ فروخت کرنی مکروہ ہے، اور اسی طرح ہر وہ چیز جو اصل میں مباح ہو جس اس کے متعلق علم ہوجائےکہ اس سے معصیت و نافرمانی میں معاونت حاصل کی جائیگی "

تو ہر مسلمان تاجر پر اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا واجب اور ضروی ہے، اور وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے وہ صرف وہی چیز تیار کرے یا فروخت کرے جس میں مسلمانوں کا بھلا اور ان کی خیر و بھلائی ہو، اور ہر اس چیز کو ترك کر دے جس میں مسلمانوں کا نقصان اور انہیں ضرر پہنچتا ہو، اور حرام سے اجتناب کر کے

حلال پر ہی اكتفا كرنے ميں غنا اور اللہ كی رضا ہے.

اور جو كوئی بھی اللہ تعالی كا تقوی اختيار كريگا اللہ تعالی اس كے ليے چٹكارے كی راہ نكال دےگا، اور اسے رزق بھی وہاں سے ديگا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو الطلاق (2 ـ 3).

اور يہی خير خواہی ايمان كا تقاضا بھی ہے، اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور مومن مرد اور مومن عورتيں آپس ميں ايك دوسرے كے دوست ہيں وہ نيكی كا حكم ديتے اور برائی سے روكتے ہيں التوبۃ (71)

اور پھر رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا بھی فرمان يہی ہے:

" دين خير خواہی ہے "

صحابہ نے عرض كيا كس كے ليے ؟

تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالی كے ليے، اور اس كے رسول كے ليے، اور مسلمان اماموں اور حكمرانوں كے ليے، اور عام مسلمان لوگوں كے ليے "

اسے امام مسلم نے صحيح مسلم ميں روايت كيا ہے.

اور جرير بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ميں نے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم سے اس بات پر بيعت كی كہ ميں نماز كی پابندی كرونگا، اور زكاۃ ادا كرونگا، اور ہر مسلمان كے ليے خير خواہی كرونگا "

متفق عليہ

شيخ الاسلام رحمہ اللہ كی سابقہ كلام:

" اور اس ليے انہوں نے ايسے شخص كے ليے روٹی اور گوشت فروخت كرنا مكروہ سمجھا ہے جس كے متعلق علم ہو جائے كہ وہ اس پر شراب نوشی كريگا ... الخ "

سے كراہت تحريمی مراد ہے، جيسا كہ دوسرے مقام پر شيخ رحمہ اللہ كے فتاوی جات سے معلوم ہوتا ہے " انتہی.

ديكهيين: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 109).

والله اعلم .